بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا. أَمَّا بَعْدُ:

057: باب 26- جادو ٹونے کے ذریعے جادو کا علاج کرنے کی ممانعت۔

[(مسند أحمد: 294/3)،(بخاری: 49)]

کتاب التوحيد الذي هو حق الله على العبيد کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کے درس میں ایک نئے باب کا آغاز کرتے ہیں۔ جادو کے متعلق بات ہو رہی تھی اور آج کی نشست میں تقریباً جادو کے متعلق یہ آخری درس ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کو باندھا ہے "باب ما جاء في النشرة" نشرۃ کے متعلق باب باندھا ہے شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے۔

نشرۃ کیا ہے؟ نشرۃ کسے کہتے ہیں؟ جادو کا علاج کیسے کیا جاتا ہے؟ جادو کے علاج کی کتنی قسمیں ہیں؟ شرعی علاج کیا ہے؟ غیر شرعی علاج کیا ہے؟ کیا جادو کا علاج جادو سے کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ان ہی سوالوں کے متعلق آج کا درس ہے۔

جادو کے علاج کی تفصیل تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں لیکن آج کی نشست میں ایک خاص طریقہ ہے جادو کے علاج کا کہ جادو کا علاج جادو سے کرنا اس کا کیا حکم ہے شریعت میں۔ تو آئیے دیکھتے ہیں کہ نشرۃ کیا ہے اور علماء کے کیا اقوال ہیں نشرۃ کے متعلق۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "عَنْ جَابِرٍ رضى الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ النُّشْرَةِ" (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نشرۃ کے متعلق سوال کیا گیا) "فَقَالَ" (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ" (یہ شیطانی عمل ہے (نشرۃ شیطانی عمل ہے)) "رواه أحمد بسند جيد وابوداؤد" (اسے امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے)۔

"وَقَالَ" (اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "سُئِلَ أَحْمَدُ عَنْهَا" (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا نشرۃ کے متعلق تو انہوں نے جواب میں فرمایا) "فَقَالَ: ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَكْرَهُ هٰذَا كُلَّهُ" (امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان ساری چیزوں کو مکروہ سمجھتے ہیں)۔ نشرۃ کا مطلب ہے جادو کا علاج کرنا، عام لفظ میں جادو کا علاج ہے اور خاص معنی میں جادو کا علاج جادو سے کرنا ہے۔ اس کے دو معنی ہیں عام معنی ہے کہ جادو کا علاج اور خاص معنی ہے جادو کا علاج جادو سے کرنا، لفظ ایک ہی ہے لیکن دو معنی ہیں۔

اس حدیث میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ ہمیں ایک خبر سنا رہے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور کسی سوال کرنے والے سوال کیا کہ کیا ہم جادو کا علاج جادو کے ذریعے سے کر سکتے ہیں نشرۃ کر سکتے ہیں؟ یہ سوال اس لیے کیا گیا کہ جاہلیت میں جادو کا

علاج جادو سے کیا جاتا تھا۔ جاہلیت میں یعنی اسلام سے پہلے لوگ جادو کرتے تھے اور جب جادو کے علاج کی ضرورت پڑتی تو پھر اسی جادو گر کے پاس جاتے یا دوسرے جادو گر کے پاس جاتے۔

تو جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ جادو جاہلیت میں بھی موجود تھا اور ان کے دور میں بہترین زمانے میں بھی موجود تھا اور لوگ علاج کرنے کے لیے کوشش کرتے اور بعض لوگ نشرۃ سے بھی علاج کرتے تو صحابہ نے سوال کیا کہ یہ جو جاہلیت میں عمل تھا جو معروف عمل تھا کیا یہ جائز ہے ہمارے لیے کہ ہم بھی جادو کا علاج جادو سے کریں؟ کیونکہ ابھی تک جو جاہلیت میں لوگ ہیں جو غیر مسلم ہیں مشرکین مکہ یا جو مدینہ میں غیر مسلم تھے وہ جادو کا علاج جادو کے ذریعے سے کرتے تھے کیا ہمارے لیے جائز ہے ہم بھی ایسا کریں؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا "هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ" (یہ تو شیطانی عمل ہے)۔

جواب کیا ہوا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ ناجائز ہے۔ اگرچہ لفظ ناجائز کا موجود نہیں ہے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکمت ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں جوامع الکلم عطا فرمائے کہ چھوٹے الفاظ ہیں تھوڑے الفاظ ہیں وسیع مفہوم ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نشرۃ کے متعلق بات کی ہے ناں کہ جادو کے ذریعے جادو کا علاج کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک وسیع جواب دیا ہے جس میں بہت ساری چیزیں شامل ہیں کہ صرف نشرۃ ہی حرام نہیں بلکہ شیطان کا ہر عمل حرام ہے، جو بھی عمل شیطان کی طرف سے ہوتا ہے وہ سارے عمل شیطان ہیں جس سے واضح ہوا کہ جادو شیطانی عمل ہے اور جادو کا علاج بھی کیونکہ جادو گر کرتا ہے وہ بھی شیطانی عمل ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

شیطانی عمل کا مطلب کیا ہے؟ یعنی شیطان کو یہ عمل پسند ہے، شیطان جس عمل کو پسند کرتا ہے اسے کہتے ہیں شیطانی عمل۔ اب سود شیطانی عمل ہے کہ نہیں؟ کیا شیطان نے کوئی سر پر ایک بندوق رکھ کر کہا ہے کہ تم سود کھاؤ؟ نہیں۔

شیطانی عمل کیوں کہتے ہیں؟ شیطان کرتا ہے یا ہم خود کرتے ہیں کون کرتا ہے؟ کرتے ہم خود ہیں۔ لیکن شیطانی عمل کیوں کہا جاتا ہے؟ کیونکہ شیطان کو پسند ہے، زنا شیطانی عمل ہے کیونکہ شیطان کو پسند ہے، شرک شیطانی عمل ہے کیونکہ شیطان اسے پسند کرتا ہے، بدعت شیطانی عمل ہے شیطان اسے پسند کرتا ہے، الغرض ہر وہ عمل جسے شیطان پسند کرتا ہے اسے کہتے ہیں شیطانی عمل۔

اس حدیث میں جو اہم فوائد ہیں اہم پیغام:

1۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت کہ دین کا علم حاصل کرنے کے لیے ہمیشہ کوشاں تھے۔ اگر سوال نہ کرتے ہمیں کہاں سے جواب ملتا؟!

2۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ عقیدے کا اہتمام کیا ہے جس کو آج اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں نہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھیں کیونکہ معاملہ عقیدے کا تھا ناں جادو کا علاج جادو سے کرنا اور جادو گر شرک کا ارتکاب کرتا ہے کیا اس میں تو شرک نہیں ہے علاج میں تو شرک نہیں ہے؟ تو عقیدے کے متعلق مسئلہ تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا ہے تو عقیدے کا اہتمام کرنا صحابہ کرام سے بھی ثابت ہے۔

3۔ نشرۃ حرام ہے اور نشرۃ جو حرام ہے وہ یہ ہے کہ جادو کا علاج جادو کے ذریعے سے کرنا۔ وہ نشرۃ جس کا مطلب ہے جادو کا علاج کرنا یعنی جادو کے علاوہ جس میں قرآن مجید کی آیات ہیں یا رقیہ شرعیہ ہے دم کرنا ہے یا کوئی اور طریقہ ہے بغیر شرک کے وہ تو جائز ہے اسے بھی نشرۃ کہا جاتا ہے عام الفاظوں میں عام مفہوم میں۔ تو نشرۃ جو محرّم ہے وہ ہے جادو کا علاج جادو سے کرنا۔

4۔ شیطان کے اعمال سارے کے سارے حرام ہیں، شیطانی عمل سارے کے سارے حرام ہیں۔ یعنی یہ آپ تصور نہیں کر سکتے کوئی شیطانی عمل ہو اور جائز ہو یا آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر حرام عمل جو ہے وہ شیطانی عمل ہے۔

5۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بہترین معلم اور استاد ہیں ان سے اچھا کوئی آ نہیں سکتا اور نہ کبھی تھا اور نہ کبھی ہو گا۔

6۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم عطا فرمائے ہیں۔ ''جوامع الکلم'' تھوڑے الفاظ وسیع مفہوم، تھوڑی بات جس میں بہت ہی زیادہ خیر ہو۔

7۔ نشرۃ کی قسموں کو جاننا، دو قسمیں ہیں (۱) جادو کا علاج جادو کے ذریعے سے کرنا حرام ہے۔ (۲) اور جادو کا علاج شرعی طریقے سے کرنا جھاڑ پھونک سے، قرآن مجید کی آیات سے، یا اُدعیۃ ماثورۃ سے یہ جائز ہے۔

یعنی ایک قسم کی نشرۃ ہے جو شیطانی عمل ہے، دوسری قسم شیطانی عمل نہیں ہے اور دونوں کے حکم میں فرق ہے۔

8۔ اس حدیث میں شیطانی عمل کو جاننا، نشرۃ شیطانی عمل ہے اس حدیث سے ثبوت ملتا ہے کہ جادو کا علاج جادو کے ذریعے سے کرنا حرام ہے۔

9۔ مصطلح الحدیث میں ایک فائدہ ہے کون سا ہے؟ علم مصطلح الحدیث میں کیا فائدہ ہے؟ "سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم"۔ سوال کرنے والا کون ہے؟ مجہول انسان ہے نہیں جانتے کون ہے، تو (۱) اگر کوئی شخص مجہول کسی روایت میں آ جائے ضعیف ہوتی ہے کہ نہیں؟ مجہول شخص اگر روایت میں آ جائے تو ضعیف ہوتی ہے سوائے اگر صحابی ہو صحابی کی جہالت کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ صحابی سارے کے سارے ثقات ہیں ۔ (۲) اگر یہ مجہول انسان متن کے اندر ہو تب بھی اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا چاہے کافر ہو یا مسلم ہو۔ جس کے متعلق بات کی جا رہی ہے اس کی جہالت ضروری نہیں ہے اگر ضروری ہوتا اس کو جاننا کہ کون ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور فرماتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور فرماتے کہ کون ہے۔

تو یہ یہاں پر "سُئِلَ" کس نے سوال کیا؟ سوال کرنے والا صحابی ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سارے کے سارے ثقات ہیں۔

10۔ علاج کرنا جائز ہے۔ یہ بات اس لیے میں کر رہا ہوں تعجب ہو گا بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ علاج کرنا جائز نہیں ہے بس اللہ تعالیٰ نے قسمت میں لکھی ہے بیماری تو ہونے دو کیا مشکل ہے علاج کیوں کرواتے ہو؟!

تو یہاں پر جب صحابی نے سوال کیا کہ کیا نشرۃ کرنا جائز ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس چیز سے جو منع تھی جو شیطانی عمل ہے اس سے منع نہیں فرمایا جو شیطانی عمل نہیں ہے۔ کیونکہ جادو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے جادو کا اثر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر جادو اثر نہیں کر سکتا نہ کوئی بیماری اثر کر سکتی ہے نہ کوئی جراثیم اثر کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ تو بعض لوگ سمجھتے ہیں پھر ہم علاج کیوں کروائیں؟ علاج اس لیے کروائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی علاج کروایا

اور اس کی اجازت بھی دی ہے بلکہ بعض اوقات واجب بھی ہو جاتا ہے، جب جان کا خطرہ ہو نفس پر ضرر ہو تب علاج کرنا بعض وقت واجب بھی ہو جاتا ہے۔

شیخ صاحب رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں "وَفِي الْبُخَارِيِّ" (صحیح بخاری میں) "عَنْ قَتَادَةَ" (اور امام قتادۃ رحمۃاللہ علیہ جو ہیں)۔ یہ معروف تابعی ہیں ان کا نام ہے قتادۃ بن دعامۃ السدوسی اور سن 115ھ میں ان کی وفات ہوئی تقریباً۔ امام قتادۃ رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں "قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ" (اور عبد اللہ بن المسیب رحمۃاللہ علیہ معروف تابعی ہیں من کبار التابعین ہیں جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد ہیں (سیدنا عبد اللہ بن المسیب جو ہیں وہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد ہیں) امام قتادۃ رحمۃاللہ علیہ سوال کرتے ہیں سیدنا ابن المسیب سے "قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ") "رَجُلٌ بِهِ طِبٌّ" (ایک شخص پر جادو کیا گیا) "أَوْ يُؤْخَذُ عَنِ امْرَأَتِهِ" (یا وہ بیوی سے دور کیا گیا (جادو کے ذریعے سے)) "أَيُحَلُّ عَنْهُ أَوْ يُنْشَرُ؟" (کیا اس کا علاج کیا جاسکتا ہے کیا اس کا جادو جو ہے اسے دفع کیا جاسکتا ہے یا نشرۃ کیا جاسکتا ہے؟)۔ لفظ نشرۃ کا استعمال ہوا ہے "يُنْشَرُ"۔ "قَالَ" (انہوں نے جواب میں فرمایا) "لَا بَأْسَ بِهِ" (کوئی حرج نہیں (نشرۃ میں کوئی حرج نہیں)) "إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ" (وہ تو اس عمل سے اصلاح چاہتے ہیں) "فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ، فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ" (تو یہ خدشہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے)۔

حدیث میں ابھی بیان نہیں ہوا کہ نشرۃ شیطانی عمل ہے اور یہاں پر ایک کبار التابعین میں سے جنھوں تقریباً سات سو صحابہ رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا وہ ایک تابعی فرمارہے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے وہ تو اصلاح چاہتے ہیں، تو اس وضاحت کے لیے آگے جواب میں فرماتے ہیں "فَأَمَّا مَا يَنْفَعُ، فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ" (جس چیز سے نفع ہوتا ہے اس سے منع نہیں کیا گیا)۔

قرآن مجید میں نفع ہے کہ نہیں؟ صحیح حدیث میں نفع ہے کہ نہیں؟ اذکار میں نفع ہے کہ نہیں؟ جو دعائیں ہم پڑھتے ہیں اس میں نفع ہے کہ نہیں؟ اِن میں نفع ہے۔

تو یہاں پر نشرۃ کا کیا مطلب ہوا؟ رقیہ شرعیہ۔ اور پہلی روایت میں نشرۃ کا مطلب ہے جادو کے ذریعے سے جادو کا علاج۔ تو لفظ ایک ہے لیکن اب اس کا مفہوم مختلف ہے۔

یہ اثر ہے اثر اور حدیث میں فرق جانتے ہیں؟ حدیث ہوتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان قول یا عمل یا اقرار یا وصف اور اثر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کا قول ہو چاہے صحابی کا ہو، چاہے تابعی کا ہو، چاہے تبع تابعی کا ہو یا کسی امام کا بھی ہو اثر ہوتا ہے۔

تو اس اثر میں دو بڑے مشہور تابعین ایک دوسرے سے سوال کر رہے ہیں، ایک شاگرد اپنے استاد سے سوال کر رہا ہے۔ سوال کرنا میرے بھائی ضروری ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سوال کرتے تھے، تابعین بھی سوال کرتے تھے تبع تابعین بھی سوال کرتے تھے ہم سوال نہیں کرتے اور دعویٰ کرتے ہیں ہم صحابہ کرام کے راستے پر چلنے والے ہیں، ہم سلف صالحین کے راستے پر چلنے والے ہیں۔ جہاں پر کوئی مشکل آپ کو نظر آئے سوال کیا کریں۔

وہاں پر صحابی کو مشکل کیا تھی ؟ کہ جاہلیت میں لوگ نشرۃ کرتے تھے اور آج کے دور میں بھی بعض مشرکین نشرۃ کرتے ہیں تو ہمارے لیے کیا حکم ہے اے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ"چھوڑدو شیطانی عمل ہے۔

تابعین کے زمانے میں بعض لوگ نشرۃ کا لفظ استعمال کرتے لیکن رقیہ شرعیہ کرتے تو یہاں پر تابعی کو مشکل پیش آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے نشرۃ سے اور یہاں پر بعض لوگ نشرۃ کر رہے ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آرہا اس کا حل کیا ہے ؟! کس کی طرف گئے کیا خود کو کمرے میں بند کر کے اپنے سر کو پکڑ کر عقل کو مقدم کر کے صرف عقل کی بنیاد پر اس مسئلے کا حل ڈھونڈا اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے عقل کا استعمال کیا؟ یا اس راستے کو اپنایا جو صحابہ کرام کا راستہ تھا جو تابعین کا راستہ تھا؟ اسی راستے کو اپنایا۔

کس کی طرف گئے ؟ اپنے استاد کی طرف گئے اور اس استاد کی طرف جو تقریباً سات سو صحابہ رضی اللہ عنہم کا شاگرد ہے یا اس سے بھی زیادہ، کبار التابعین میں سے ہیں ان سے سوال کیا کہ بعض لوگوں پر جادو ہوتا ہے جادو کا اثر ہوتا ہے چاہے وہ جادو میاں بیوی کے بیچ میں جدائی کے لیے ہو چاہے، چاہے وہ جادو کسی بھی قسم کا ہو تو کیا اُس سے اُس کا علاج کرنا نشرۃ کے ساتھ جائز ہے ؟

اب استاد کو پتہ چلا کہ اس کو پریشانی کیا ہے، پریشانی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ بعض لوگ جادو کا علاج کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نشرۃ کر رہے ہیں اس لیے پریشانی ہوئی ہے ورنہ امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کا خود بھی علماء میں شمار ہوتا ہے تو انہوں نے بڑا پیارا جواب دیا، آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں ؟ پہلے جواب دیا"لَا بَأْسَ بِهِ"(کوئی حرج نہیں ہے)۔ کیا اس جواب میں پریشانی دور ہو گئی ؟ وہ جانتے ہیں کہ پریشانی دور نہیں ہوئی "لَا بَأْسَ بِهِ"(کوئی حرج نہیں ہے)۔ حرج کیسے نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور حرج نہیں حرج کیسے نہیں ہے آپ کچھ بتائیں تو سہی ! اس لیے انہوں نے بتائے بغیر "لَا بَأْسَ بِهِ"پہلے جواب پھر تفصیل۔

تفصیل کیا ہے ؟ کیونکہ یہ لوگ تو اصلاح چاہتے ہیں، اس عمل سے جادو کا علاج کرنے سے اصلاح چاہتے ہیں اچھائی چاہتے ہیں اچھا عمل چاہتے ہیں اور وہ جو آپ کے ذہن میں بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے یا نشرۃ کا مطلب ہے کہ جادو کا علاج جادو سے کرنا ہے وہ ایک مفہوم ہے دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جادو کا علاج شرعی طریقے سے بھی ہوتا ہے اور وہ ہے قرآن مجید سے اور رقیہ شرعیہ سے اور وہ جائز ہے۔

اس جواب کو سننے کے بعد اطمینان ہوا کہ نہ ہوا ؟ سکون ملا یا نہ ملا ؟ یہ طریقہ ہے علماء کا یہ طریقہ ہے سلف صالحین کا مشکل آئی سوال کیا اور سوال کے جواب میں بہترین طریقے سے جواب دیا۔

شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ"(امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا گیا)"أَنَّهُ قَالَ"(انہوں نے فرمایا) "لَا يَحُلُّ السِّحْرَ إِلَّا سَاحِرٌ" (کہ جادو کو جادوگر ہی دور کر سکتا ہے جادو کا علاج جادوگر ہی کر سکتا ہے)۔ اور یہ روایت صحیح بخاری کی روایت ہے یہ اَثر جو ہے صحیح بخاری کا ہے کتاب الطب میں انہوں نے اسے بیان کیا ہے۔

یہاں پر اس اَثر میں ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ جادو کا علاج نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جادو کا علاج صرف جادوگر ہی کر سکتا ہے باقی تو نہیں کر سکتے ناں۔ نہیں، اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جادو کا علاج جادو کے ذریعے سے صرف جادوگر ہی کر سکتا ہے دوسرا کوئی

نہیں سکتا لیکن جادو کا علاج جو شرعی طریقہ ہے رقیہ شرعیہ کے ذریعے سے ہے وہ جادوگر نہیں کرے گا لیکن وہ مومن کر سکتا ہے کیونکہ جادوگر مومن ہو نہیں سکتا۔

کتنا پیارا جواب دیا کتنا پیارا فرمان ہے "لَا يَحُلُّ السِّحَرَ إِلَّا سَاحِرٌ" جادو کو دور کرے گا جادو کا علاج کرے گا جادوگر جادو کے ذریعے اس کے علاوہ جادو کا کوئی علاج نہیں کر سکتا۔

یہ بات کہاں سے آئی؟ کیونکہ آپ یہ یاد رکھیں کہ جادو کا علاج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا یا نہ کیا؟ صحیح بخاری میں ہے جب جادو کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا تو جادو کا علاج کیا یا نہ کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جادو کا علاج کیا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کرتے تھے اور تابعین بھی کرتے تھے۔

توامام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان کہ جادو کا علاج صرف جادوگر ہی کر سکتا ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو ہوا اور جادو کا علاج نہیں کروایا یا صحابہ کرام نے جادو کا علاج نہیں کیا بلکہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس جادو کا علاج جادو ذریعے ہوتا ہے وہ حرام ہے جائز نہیں ہے وہ شیطان کا عمل ہے اور جو اس کے علاوہ علاج ہوتا ہے وہی علاج جائز ہے وہی علاج شرعی ہے۔

اب اس کی مزید تفصیل امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قَالَ ابْنُ القَيِّمِ رحمه الله" (امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں) "النُّشْرَةُ: حَلُّ السِّحرِ عَنِ المَسْحُورِ" (نشرۃ کا مطلب ہے جس شخص پر جادو ہوا ہے اس شخص کا علاج کرنا اور اس جادو کے اثر کو دور کرنا یہ نشرۃ ہے (یعنی جادو کا علاج کرنے کو نشرت کہا جاتا ہے)) "وَهِيَ نَوْعَانِ" (اس کی دو قسمیں ہیں)، (۱) "حَلٌّ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ" (کہ جادو کا علاج کرنا جادو کے ذریعے سے) "وَهُوَ الَّذِيْ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ" (اور یہی ہے جسے کہتے ہیں شیطانی عمل) "وَعَلَيْهِ يُحْمَلُ قَوْلُ الحَسَنِ" (اور اسی پر امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول محتمل ہو گا اسی قول کے مطابق امام حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول لیا جائے گا) "فَيَتَقَرَّبُ النَّاشِرُ وَالمُنْتَشَرُ إِلَى الشَّيْطَانِ" (کیونکہ جو نشرۃ کر رہا ہے جو جادو کا علاج کرنا چاہتا ہے جادو کے ذریعے تو وہ شیطان کے قریب ہو گا ضرور (جب تک شیطان کو راضی نہیں کرے گا شیطان کے لیے شرک، بدعات کا ارتکاب نہیں کرے گا شیطان کو خوش اور راضی کرنے کے لیے تو اس کا جادو کامیاب نہیں ہو سکتا) اور جو علاج کروانا چاہتا ہے اور وہ بھی اس پر راضی ہے کہ اس کا علاج جادوگر ہی کرے شیطان کا قرب حاصل کر کے)۔ تو اس میں دونوں برابر ہیں اس طریقے سے جادو کا علاج جو ہے وہ جادو کے ذریعے ہو اور یہ پہلی قسم ہے نشرۃ کی۔ (۲) دوسری قسم جو شیخ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وَالنُّشْرَةُ بِالرُّقْيَةِ وَالتَّعَوُّذَاتِ وَالأَدْوِيَةِ وَالدَّعَوَاتِ المُبَاحَةِ؛ فَهَذَا جَائِزٌ" (جو نشرۃ رقیہ شرعیہ سے، تعوذات سے، اور دوائیوں سے جو بعض جڑی بوٹیوں کی دوائیاں بنتی ہیں) "وَالدَّعَوَاتِ المُبَاحَةِ" (اور مباح اور صحیح دعاؤں سے جو کی جاتی ہے "فَهَذَا جَائِزٌ" (یہ جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں)۔

اور یہ جو تلخیص بیان کی گئی ہے یہ جو الفاظ ہیں امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کے یہ پورا ملخص ہے اس باب کا کہ نشرۃ کیا ہے، کتنی قسمیں ہیں اور کون سی جائز ہے کون سی ناجائز ہے۔

آخر میں ایک سوال ہے کہ کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ جادو کا علاج جادو کے ذریعے سے کیا جاسکتا ہے یا نہیں جادو کا علاج جادو کے ذریعے سے کرنے کا کیا حکم ہے ؟اور یہ مسلمہ بات ہے کہ ضرورت کے وقت حرام بھی حلال ہو جاتا ہے۔ہے کہ نہیں؟

اگر کوئی شخص سفر میں ہے بھوکا اور پیاسا ہے اور اسے کچھ کھانے کو نہیں ملتا مردار جانور مل گیا اسے مردار جانور کھانا حرام ہے یا حلال ہے ؟حرام ہے۔کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی جان بچانے کے لیے کھائے ؟جائز ہے۔اس میں کوئی اختلاف ہے ؟کوئی اختلاف نہیں متفق ہے کہ جان بچانے کے لیے کھایا جاسکتا ہے مردار جانور کھایا جاسکتا ہے۔

اب ایک شخص پر جادو ہے اور وہ ہلاک ہونے والا ہے مرنے والا ہے اور اس کا علاج جادو گر کو پتہ ہے جس نے جادو کیا ہے اور وہ اسے دور کر بھی سکتا ہے تو کیا اس کا علاج اس جادو گر کے پاس جا کر کرنا جائز ہے یا نہیں؟علماء کے تین اقوال ہیں:

پہلا قول ہے کہ جائز نہیں ہے کیونکہ جو شخص بھوک کی وجہ سے مر رہا ہے تو وہ شرک کا ارتکاب کر کے نہیں اپنی بھوک کو مٹا سکتا اور جادو میں شرک اور کفر ہے۔

دوسرا قول ہے کہ جائز ہے کیونکہ جان کی حفاظت دین کا ایک حصہ ہے یہ شریعت دین کو اور جان کو بچانے کے لیے آئی ہے تو ہم کیسے تصور کر سکتے ہیں کہ ایک شخص مر رہا ہے ہم کہتے ہیں مر جاؤ لیکن علاج نہ کرواؤ جادو کے ذریعے!

تیسرا قول کہ جائز ہے شرطوں کے ساتھ،یعنی جادو کا علاج جادو کے ذریعے جائز ہے شرطوں کے ساتھ،شرطیں کیا ہیں:

1۔رقیہ شرعیہ سے علاج کرے لمبے عرصے تک۔لمبا عرصہ عرفاً کہ دو چار سال گزر گئے ہیں اور کوئی فائدہ نہیں ہو رہا کئی سالوں سے علاج کر رہا ہے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

2۔شدید ضرورت کہ یہ شخص مرنے والا ہے ہلاک ہونے والا ہے شدید ضرورت ہے،یا تو وہ پاگل ہونے والا ہے یا وہ ہلاک ہونے والا ہے۔

3۔صبر ختم ہو جائے مریض کا اب بے صبرا ہو گیا ہے۔

4۔کہ اس سے علاج کیا جائے جس نے جادو کیا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جادو کہاں ہے اور کیا کیا ہے اس نے اور وہ اس کو ختم بھی کر سکتا ہے دوسرے کے پاس نہیں۔یعنی یہ پتہ ہو جادو گر کون ہے اس سے علاج کیا جائے اور علاج کرتے وقت اگر وہ انکار کر دیتا ہے تو اس سے زبردستی علاج کروایا جائے اور حاکم وقت کو یا پولیس کو انفارم کر کے چاہے اسے بند کرنا پڑے چاہے اسے سزا ملے اس طریقے سے اس سے علاج کروانا ہے۔

یہ تیسرا قول ہے اور یہ قول شیخ عبید الجابری حفظہ اللہ کا ہے میرے استاد ہیں ان کا قول ہے اور دوسرے علماء کا بھی یہ قول ہے وہ فرماتے ہیں اگر ان شرائط کے ساتھ کوئی شخص علاج کروانا چاہتا ہے تو جائز ہے۔اور اگرچہ یہ قول راجح ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں (یعنی بات تقویٰ کی ہے اللہ تعالیٰ کے ڈر کی ہے دیکھیں مر تو جانا ہی ہے سب نے مر جانا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں جادو سے اور ان موذی بیماریوں سے نجات عطا فرمائے)اگر کسی شخص پر جادو ہوا ہے اور وہ بہت ہی پریشان ہو چکا ہے اور ہلاک ہونے والا ہے میں پھر بھی اس سے یہی کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو نہ چھوڑو،قرآن مجید میں شفاء ہے یقین کے ساتھ آپ قرآن مجید سے علاج کرتے رہیں،کرتے رہیں،کرتے

رہیں، نماز پڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہیں اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے شفاء لکھی ہے تو آپ تندرست ضرور ہوں گے اگر آپ کی قسمت میں شفاء نہیں لکھی تو پھر جادو کے ذریعے سے بھی شفاء نہیں لکھی یاد رکھیں۔

مر تو ویسے ہی جانا ہے جادو کی وجہ سے نہیں مریں گے تو ویسے مر جائیں گے تو اس لیے اپنے اندر تھوڑا سا جھانک کر دیکھو ہو سکتا ہے کہیں اور غلطی ہو۔ بعض اوقات مسئلہ ہمارے اندر ہوتا ہے قرآن تو شفاء ہے ہمارے اندر مسئلہ ہوتا ہے کہ ہم صحیح طریقے سے علاج کرتے نہیں ہیں۔ ایک بے نمازی ہے وہ کہتا ہے "اللہ تعالیٰ مجھے قرآن سے شفاء دے" اپنے آپ کو درست کرو نماز پڑھو، سود کو چھوڑ دو سودی کاروبار کو چھوڑ دو، ظلم کرنا چھوڑ دو، گالی گلوچ چھوڑ دو، غیبت ہے چغل خوری ہے سب محرمات چھوڑ دو۔ جب جان پر پڑی ہے اب نہیں چھوڑو گے پھر کب چھوڑو گے ؟! اگر ابھی اپنے ربّ کو نہیں راضی کر سکے پھر کب راضی کرو گے ؟! موت نظر آرہی ہے تمہارے سامنے دو راستے ہیں یا تو مرنا ہے یا جادوگر کے پاس جا کر علاج کرنا ہے اور یا تیسرا راستہ ہے کہ توبہ کریں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے تو توبہ کیوں نہیں کرتے ہو؟!

اس لیے بہتر یہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اپنے ایمان کو مضبوط رکھیں اور کوشش کریں کہ قرآن مجید سے اور صحیح احادیث جو رقیہ شرعیہ ہیں، دیکھیں اگر آپ مر بھی جاتے ہیں تو قرآن پڑھ کر مریں گے اور ﴿الٓمٓ﴾ ایک حرف نہیں ہے الف ایک حرف ہے، لام دوسرا حرف ہے، میم تیسرا حرف ہے اور ایک ایک حرف میں آپ کو دس نیکیاں ملیں گی سات سو کے برابر یا اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرما سکتا ہے، مرنے کے بعد آپ کو پہاڑ ملیں گے، نیک اور اچھے اعمال صالح۔

یہ کہاں سے آئے؟ یہ آپ کی وہ قرآن مجید کی تلاوت ہے وہ دعا ہے جو آپ نے کی تھی دنیا میں شفاء کے لیے آپ کو نہ ملی لیکن آپ کے نامۂ اعمال میں یہ سارے کے سارے اعمال موجود ہیں اس وقت تک آپ کے ساتھ رہیں گے جب تک آپ کو جنت میں داخل نہیں کر دیتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

﴿سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۝١٨٠ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝١٨١ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾

وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (057.کتاب التوحید) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio